Dr. Rizwana Perween
R. N College Hajipur, Vaishali

B.A Part - I (Hon.)

Paper - Ist

Topic - Dard ki Sufiyana Shairi.

Date - 18-07-2020

موضوع :- درد کی صوفیانہ شاعری -

یا

سوال :- خواجہ میر درد ایک صوفی شاعر ہیں ان کے اشعار کے ذریعہ واضح کریں -

جواب :- صوفیوں کا ماننا ہے کہ اس دنیا اور اس کی چیزوں کی کوئی اصلیت نہیں - ان سب کے پیچھے ایک حقیقت، ایک سچائی اور ایک حسن چھپا ہوا ہے - ہم چیزوں کو الگ الگ خیال کرتے ہیں اور ان کو جدا جدا نام دے رکھے ہیں - یہ ہم عام انسانوں کی بھول ہے - چاند سورج ستارے دریا پہاڑ، پھول، انسان یہ سب الگ کوئی چیز نہیں - سب کے پردہ میں ایک ہی ذات (خدا کی ذات) چھپی موجود ہے - اگر ہم اس کو دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک طریقہ ہے کہ اس کی محبت میں خود کو اس طرح ڈبو دیں اور محبت کی منزل تک پہنچ جائیں

لو پھر یہ سارے پردے خود بخود چاک ہو جائیں گے
اور ہم اصل کو دیکھ سکیں گے۔ کوئی اور چیز ہمیں موجود
نظر نہیں آئے گی۔ اس بات کو کتنی آسانی سے درد
اس شعر میں بیان کرتے ہیں:

مٹ جائیں ایک آن میں کثرت نمائیاں
ہم آئینے کے سامنے جب آ کے ہو کریں۔

اس بات پر تو سارے مذہب والے متفق ہیں کہ خدا تک پہنچنے
کے لئے یا اس کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے انسان
اپنے دل کو تمام برائیوں سے پاک کر لے اور نفرت و
برائی اور بغض کو دل سے نکال دے جس طرح دھندلے
آئینے میں تصویر / صورت صاف نظر نہیں آتی اسی طرح
دل کا صاف ہونا بے حد ضروری ہے تاکہ خدا سے قربت
حاصل ہو سکے۔ اس بات کو درد نے بڑے سادہ اور
خوبصورت انداز میں یوں پیش کیا ہے:

اے درد کر تنک آئینۂ دل کو صاف تو
پھر ہر طرف نظارۂ حسن و جمال کر۔

اللہ کا حسن آنکھوں سے اوجھل ہے۔ وہ اتنا دور ہے
کہ اس تک پیغام بھیجنا بھی ممکن نہیں اور نہ کوئی اس
کی خبر عاشق کو دے سکتا ہے۔ ہاں! اگر کوئی اس کی
خبر لا سکتا ہے تو وہ عاشق کا دل ہے۔ اس بات
کو درد نے کتنی خوبصورتی سے پیش کیا ہے:

ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے۔

(3)

اس شعر میں قرآن کا وہ حوالہ ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دو کہ میں ان کی شہ رگ سے قریب ہوں۔ یعنی جو بندے خدا کے فرمانبردار ہوتے ہیں خدا ان کے دل میں رہتا ہے یہاں تک کہ جو بندے خدا محبت میں ڈوبے رہتے ہیں ان کو دنیا کی ہر چیز میں خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔

اے درد جہاں کہیں میں دیکھا
وہ یار ہی میرا جلوہ گر تھا۔

جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا۔

ڈھونڈے ہے تجھے تمام عالم
ہر چند کہ تو کہاں نہیں ہے۔

درد کے نزدیک مذہب کے اختلافات کوئی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ خدا کا نور ہر جگہ موجود ہے چاہے وہ کعبہ ہو یا بت خانہ۔ شیخ و برہمن اسی کی محبت میں سرشار ہیں:

بستے ہیں تیرے سایہ میں سب شیخ و برہمن
آباد تجھی سے تو ہے گھر دیر و حرم کا۔

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا
ہم سبھی مہمان تھے وہاں اک تو ہی صاحب خانہ تھا۔

x